مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

حضرت اَبوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اَندرونی و بیرونی فتنوں کی سرکوبی
آپ ﷺ کے بعد جھوٹے نبیوں کی کثرت کی وجہ، زکوة عبادت ہے ٹیکس نہیں ہے
اِسلام میں غلاموں کی اَولادوں کی تربیت اَور اُن کی علمی ترقیاں
بعد والوں کی حوصلہ اَفزائی

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 66 سائیڈ B 1987 - 03 - 22)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک عالم ہیں بزرگ ہیں تابعین میں ہیں اِبنِ مُحَیْرِیْز وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی سے جو اَبُوْجُمُعَةَ کے نام سے مشہور تھے یہ کہا کہ حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ہمیں کوئی حدیث سنایئے جو جناب نے جنابِ رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اِرشاد فرمایا جواب میں ہاں اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا جَیِّدًا میں تمہیں بہت اچھی حدیث سناؤں گا اَور واقعہ بتلایا کہ تَغَدَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ہم نے جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا وَمَعَنَا اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ہمارے ساتھ حضرت اَبوعبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اُنہوں نے دریافت کیا کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا کوئی ہم سے بہتر بھی ہے اَسْلَمْنَا اِسلام ہم نے قبول کیا وَجَاھَدْنَا مَعَکَ اَور جناب کے ساتھ رہ کر کافروں سے جہاد

کیا تو ہمیں دونوں طرح کی فضیلتیں حاصل ہوگئیں ایک باطنی یعنی اِعتقاد کی کہ اِسلام پر ہم آئے اِسلام پر قائم رہے دُوسری جسمانی جو قربانی کی چیز ہے وہ بھی ہم نے کی کہ جان کی قربانی پیش کی کوئی شہید ہوا کوئی رہ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اِس کے جواب میں فرمایا قَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ [1] وہ لوگ ہوں گے جو تمہارے بعد آنے والے ہیں مجھ پر اِیمان لائیں گے بغیر مجھے دیکھے ہوئے۔ مجھ کو دیکھنے کے بعد اِیمان لانا یہ تعجب کی بات نہیں بلکہ اِیمان نہ لانا تعجب کی بات ہے اَور جو لوگ مجھے دیکھیں ہی نہ بالکل سرے سے بعد میں آئیں اَور وہ اِسلام میں داخل ہوں اِسلام قبول کریں تو یہ ہے ایسی چیز کہ جو قابلِ تعجب ہے اُن کو اِرشاد فرمایا کہ وہ بڑے اچھے ہیں یعنی بڑی مبارک باد کے قابل ہیں درجہ تو اُن کا وہی رہے گا ثانوی تو صحابہ کرامؓ کے دَور میں بہت بڑی تعداد مسلمان ہوئی۔ یہ اِبنِ مُحَیْرِیْز صحابی نہیں ہیں تابعی ہیں عالم ہیں۔

حضرت اَبوبکرؓ کا کارنامہ، اَندرونی و بیرونی فتنوں کا خاتمہ :

حضرت اَبوبکرؓ کے دَور میں تو وہ لوگ بھی شامل ہوجائیں گے جو اِسلام سے ہٹ گئے تھے اَور پھر توبہ کی اَور اِسلام میں آئے ملک میں داخلی اِنتشار بہت پیدا ہوگیا جس کا اَندازہ نہیں کیا جاسکتا ایک تو یہ کہ (جھوٹے) نبیوں نے پیشہ ہی اِختیار کرلیا ایک پیدا ہوا دُوسرا ہوا تیسرا ہوا اِنہوں نے سمجھا کہ یہ تو بڑے نفع کی چیز ہے

نبی علیہ السلام کے بعد جھوٹے نبیوں کی کثرت اَور اُس کی وجہ :

مجھے آج خیال آرہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے نہیں ملتے وہ نہیں سننے میں آتے اُن کا ذکر نہیں آتا کیونکہ اُس دَور میں اَنبیاءِ کرام کو مشکلات بہت پیش آتی تھیں کامیابی ہوتی نہیں تھی تو کون نبوت کا دعوی کرکے اپنے آپ کو مصیبتوں میں گرفتار کرے وہاں کوئی نہیں ملتا نبوت کا دعوی کرنے والا مگر جب آقائے نامدار ﷺ کو کامیابیاں ہوئیں تو پھر کھڑے ہونے شروع ہوگئے نبوت کے دعویدار مسیلمہ کذاب، اَسودِ عنسی یہ تو وہ تھے جو رسول اللہ ﷺ کے دَور ہی میں جنہوں نے دعوی نبوت کرڈالا بعد میں اَور بھی تھے ایک عورت بھی تھی۔ چھٹے پارہ میں ایک آیت ہے مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ تم میں سے کوئی اگر مرتد ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگ لائیں گے جو اُسے محبوب ہوں گے اَور وہ خدا سے محبت رکھتے ہوں گے یعنی وہ لوگ تمہیں ٹھیک کردیں گے۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۴

اِس آیت کے تحت تفسیر کبیر میں اِمام رازیؒ نے وہ لوگ شمار کرائے ہیں اَور اُس میں بتایا ہے کہ اِس آیت کا مصداق سب سے زیادہ اَبو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بنتے ہیں۔ تو ایک خرابی تو یہ تھی داخلی طور پر کہ نبی پیدا ہونے شروع ہوگئے نبوت کے دعویدار بہت کھڑے ہوگئے اَور ایسے بااَثر کہ بہت سے اِدھر اُدھر جو لوگ تھے مسلمان دُور دراز کے وہ ڈانواں ڈول ہوگئے اُن سے، اُنہوں نے اِس فتنے کا سد باب کیا ایسا کہ ساتھ کے ساتھ ختم ہوگئے یہ بہت بڑا کارنامہ ہے بہت ہی بڑا کارنامہ ہے۔

ایک (جھوٹا نبی) تو جب رسول اللہ ﷺ علیل تھے اُن دِنوں میں ختم ہوا ہے اَسودِ عنسی اُس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی ہوگئی اَور آپ نے بتلا دیا تھا صحابہ کرامؓ کو کہ فلاں تو ختم ہوگیا اَور فیروز نے مارا ہے فَازَ فِیْرُوْزُ فیروز کامیاب ہوگیا باقاعدہ خبر جو لوگوں کے ذریعہ پہنچتی ہے وہ بعد میں پہنچی۔

دُوسری بات یہ ہوئی کہ اَرکانِ اِسلام جن لوگوں کے ذہن نشین نہیں تھے پورے اُن کے ذہن گڑ بڑ ہوگئے اِنسان مال سے محبت کرتا ہے یہ نئی چیز نہیں ہے بلکہ قرآنِ پاک میں آیا ہے زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ یہ چیزیں جتنی بھی ہیں گھوڑے ہوں ڈھیر ہوں سونے چاندی کے اَور شہوتیں ہیں جو اِنسان کو بہت طرح کی لگی ہوئیں ہیں یہ بھی دِل چاہتا ہے یہ بھی دِل چاہتا ہے عورتیں بھی ہوں بچے بھی ہوں لڑکے بھی ہوں اَولاد بھی ہو یہ چیزیں جو ہیں یہ مزین لگتی ہیں دِل اِن کی طرف مائل ہوتا ہے تو یہ چیز تو ہے ہی ہے۔

اہم عقیدہ :

اَب اُن کو زکوۃ دینی پڑتی تھی اَپنی محنت سے کمائی ہوئی چیز کو آدمی یہ سمجھتا ہے کہ یہ میری ہے اِسلام نے بتایا کہ یہ تمہاری نہیں ہے خدا نے تمہیں قدرت دی ہے صحت دی ہے ہمت دی ہے دماغ تمہارا صحیح چلتا ہے کام صحیح کرتے ہو یہ سب خدا دے رہا ہے خدا کی وجہ سے کر رہے ہو اُس کی عطا پر کر رہے ہو ذرا سی کل دماغ کی بگڑ جائے تو پاگل خانے میں جانا پڑتا ہے اَور وہ بہت ذرا سی ہوتی ہے دماغ میں جس کا پتہ بھی نہیں چلتا وہ ٹھیک ہو تو آدمی عقلمند ہے بہت بڑا عقلمند شمار ہوتا ہے فلسفی شمار ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اِسلامی تعلیمات کی وجہ سے بڑی اِقتصادی مشکلات پیش نہیں آتیں :

تو سب کچھ خدا کا ہے جو تمہارے پاس آئے اُس میں سے تم اِتنے فیصد خدا کے نام پر ضرور دیتے رہو

یہ فرض ہے اَور اِس کے علاوہ جتنا بھی آتا جائے ضرورت سے زائد ہو خرچ کرتے جاؤ اَور یہ اِسلام کی تعلیم تھی اَور اِسی پر حکومتیں بھی چلتی رہیں تو اِقتصادی مشکلات ایسی بڑی پیدا نہیں ہونے پائیں کیونکہ ہر مسلمان کی عادت یہ بن گئی کہ وہ خرچ کرے، قدرتی طور پر بنی بنائی ہے یہ عادت۔ اَب دیکھ لیں آپ یہاں کتنا خرچ کرتے ہیں مسلمان جہاں ہیں بہت خرچ کرتے ہیں ہندو نہیں کرتے خرچ مسلمان کے پاس ذرا سے پیسے آنے شروع ہوتے ہیں خرچ کی عادت اپنی اِختیار کرتا ہے۔

راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے بے جا اِخراجات کرتے ہیں :

اَب یہ اَلگ بات ہے کہ قوم کی رہبری نہیں کی گئی اُن کو یہ نہیں سکھایا گیا کہ خرچ کرو تو خدا کی راہ میں خرچ کرو اَور خدا کی راہ میں خرچ کرنا جانتے ہی نہیں لوگ اَپنی ذات پر اپنی تقریبات پر بیاہ پر شادی پر اِن چیزوں پر خرچ بہت کرتے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنا جسے اِنْفَاقٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کہا جائے وہ نہیں جانتے حتی کہ زکوۃ بھی حساب سے نہیں دیتے کچھ دے دی اَور سمجھتے ہیں دے رہے ہیں زکوۃ حالانکہ دینی چاہیے حساب سے وہ تو ایسا ہے جیسے کہ فقیر کا مال اُسے نہیں دیا بلکہ تم ہڑپ کر گئے یہ غلط کام ہے وہ دینا فرض ہے وہ رکھنا اپنے پاس ایسے ہے جیسے کہ کسی فقیر سے چھین کر اپنے کام میں لا رہے ہو کیونکہ حق اُس کا ہو چکا ہے وہ دینا فرض ہے۔

آپ ﷺ کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے زکوۃ دینے سے اِنکار کر دیا :

اُنہوں نے سمجھا کہ یہ تو ایک ٹیکس تھا یا اَگر عبادت تھی تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے تک تھی۔ قرآنِ پاک میں آیا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَةً تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ زکوۃ و صدقات لو اُن سے اَور اِن کو دُعاء دو اَور اِن کو آپ کی دُعاء سکون کا سبب بنے گی وہ سکینہ ہے بڑی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اُس دُعاء کی برکت سے دِلوں پر۔ تو بعد میں کون ہے جو دُعاء ایسی کرے بہت بڑا اِشکال پڑ گیا یہ کہ اَبھی تو رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے جن کی ہر بات وحی تھی اَور اَب وہ آ گئے جن کی کوئی بات وحی نہیں اَبو بکر رضی اللہ عنہ وہ اُمت میں سے ایک اُمتی ہیں سب سے اَفضل ہیں مگر نبی تو نہیں ہیں تو ایک دَم نبی کے بعد ایسا دَور آ جائے کہ اُس جگہ کو سنبھالنے کے لیے جو نبی کی جگہ تھی اُمتی آ جائے تو تفاوت تو خود بخود پڑنا ہی تھا اُس میں پھر یہ شکلیں پیدا ہوئیں۔

سخت کارروائی اِنتہائی مناسب موقع پر اَور حضرت عمرؓ کی تمنا :

تو اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے اِس قدر سختی سے عمل کیا ہے اِسلامی اُصول پر کہ اُنہوں نے کہا کہ بالکل کسی بھی چیز میں ذرا سا فرق بھی نہیں آنے دُوں گا اَیُنْقَصُ الدِّیْنُ وَاَنَا حَیٌّ کیا میری زندگی میں ایسے ہوسکتا ہے کہ دین میں کسی بھی چیز کی کمی آئے یہ نہیں ہوسکتا بہت سختی سے عمل کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ وہ رات جو غارِ ثور میں گزاری ہے وہ اَور وہ دِن جس دِن اُنہوں نے (مانعینِ زکوۃ کی سرکوبی کا) یہ فیصلہ کیا ہے یہ دو عمل مجھے مل جائیں اَور میری ساری نیکیاں اُن کو مل جائیں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے یہ بہت قیمتی چیزیں ہیں۔ تو اُنہوں نے ایک چیز کو جما دیا (کہ زکوۃ ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے جو تا قیامت وصول کی جاتی رہے گی) اُن کے لیے مشکلات زبردست تھیں کہ نبی کی جگہ خود کام کرنا پڑ رہا ہے تو نبی کے لیے تو یہی ہے کہ خدا نے اُسے معصوم بنایا ہے اُس سے ہوتی ہی نہیں غلطیاں لہٰذا کوئی اُس پر معترض نہیں ہوسکتا مگر غیر نبی کے لیے تو یہ ممکن نہیں لیکن اَبوبکر رضی اللہ عنہ نے اِس قدر (صحیح اَور) سختی سے عمل کیا اُن تمام چیزوں پر کہ ہوسکتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے دَور میں کسی چیز میں اُن سے غلطی ہوتی لیکن اِس دَور میں اُنہوں نے بڑی بیدار مغزی سے اِنتہائی اِحتیاط سے کام کیے بیت المال سے بہت تھوڑا سا لیا ذرا سا بھی زیادہ آ گیا کم کرا دیا وفات ہونے لگی تو پھر ایک کپڑے کو فرمایا کہ بس یہ (کفن کے لیے) کافی ہے اُنہوں نے کہا نہیں دُوسرا کپڑا ہے نیا کپڑا تو اِرشاد فرمایا کہ اَلْحَیُّ اَحَقُّ بِالْجَدِیْدِ جو نیا کپڑا ہے اُس کے لیے تو زِندہ زیادہ مستحق ہے اِنَّمَا ھُوَ لِلْمَھْلَةِ اَور یہ تو اِسی طرح سے ہوتا ہے خراب ہونے کے لیے ہوتا ہے تو بس یہی دھو دینا اِن ہی میں مجھے کفن دے دینا[۱] اَور صحابہ کرامؓ نے کہا بھی ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے آپ نے اپنے بعد والوں کے لیے بہت زیادہ مشکلات چھوڑ دیں یعنی اِس (درجہ تقوی والے) راستے پر چلنا بہت مشکل کام ہے تو اُس نہج پر جو خلافت رہی ہے اُس کو کہا جاتا ہے خِلَافَتٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّةِ یہ بڑا مشکل کام تھا ایسے صرف چار حضرات ہی شمار ہوتے ہیں جو خلفاء اَربعہ ہیں۔ تو یہ حضرت اَبوبکر رضی اللہ عنہ کا دَور تھا۔

حضرت عمرؓ کا دَور، کثرت سے فتوحات، غلاموں کی اَولادوں کی علمی ترقیاں :

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جب دَور آیا ہے پھر فتوحات ہوئیں اَور لوگ قید ہوکر آتے تھے یہاں

---

[۱] بخاری شریف ج۱ ص۱۸۶

رہتے تھے اِسلام کا طرز دیکھتے تھے تعلیمات سنتے تھے زبان بھی سیکھ لیتے تھے تو مسلمان ہو جاتے تھے اَور اُن میں ایسا اِسلام پھیلا ہے کہ بڑے بڑے لوگ اُن ہی لوگوں میں سے نکلے ہیں جو گرفتار ہو کر آئے تھے جو قیدی ہو کر آئے غلام بن کر آئے اُن کو آزاد کیا اَولاد ہوئی اُن کے وہ اَولاد بڑی بڑی عالِم بنی۔

ایک دفعہ ایک عباسی خلیفہ نے پوچھا کہ فلاں مقام پر کون عالِم ہے اُنہوں نے کہا فلاں اُنہوں نے کہا وہ کون ہے وہ عرب میں ہے یا یہ موالی یعنی غلاموں کی اَولاد ہیں۔ اُنہوں نے کہا غلام کی اَولاد ہے جتنی جگہیں اُس کے ذہن میں تھیں وہ پوچھتا گیا وہاں سب سے بڑا عالِم متقی کون ہے تو کہا وہ فلاں ہے فلاں ہے اُس نے کہا یہ تو سب موالی ہیں۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے یہاں یہی اِرشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے مجھے اُنہوں نے دیکھا بھی نہیں ہے اَور پھر اِسلام پر جمیں گے وہ بہت زیادہ دَاد کے قابل ہیں۔ یوں ہی کہنا چاہیے کہ قابلِ داد ہیں تو ایک وہ ہوئے مقرب اَور اَصحاب اَور ایک ہوئے بعد والے وہ جن کا کام دیکھ کر دَاد دے دی جائے خوش ہوا جائے اُن سے، تو درجہ اُن کا بھی ہے بہت بڑا لیکن جو صحابہ ہیں اُن کے درجہ کو وہ نہیں پہنچتے وہ ایسے ہیں جیسے کسی کے مقربین اَور ہر وقت کے اَصحاب یہ اللہ نے ایک خاص درجہ بنا دیا اُن کا وہ وہی ہیں لیکن بعد والوں کے لیے بھی آقائے نامدار ﷺ نے بشارت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر اِستقامت دے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ اَپنے فضل سے نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء.........